سوال

(17)استفتاء

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

علمائے دین حق اس شخص کے متعلق ارشاد فرمائیں کہ : جو بلاعذر شرعی فرض نماز کو ترک کرے شرعا اس کا کیا حکم ہے اور اس کے ساتھ اختلاط، کھانا، پینا اور بولنا کیسا ہے؟ اور اگر زوجین میں ایک ایسا ہو تو نکاح باقی رہے گا یا نہیں اور صحبت حلال ہوگی یا حرام اور اولاد کیسی ہوگی؟ اور اگر ایسے شخص کے مرنے کے بعد زجرا اس کی نماز جنازہ نہ پڑھیں تو کیا ہے؟ اور اگر نماز کی نصیحت کو برا مانے یا کوئی کلمہ استخفاف کہے تو اس کا کیسا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عمدا نماز چھوڑنے والے کے متعلق صحابہ و محدثین و فقہاء کی آراء :

تارک الصلاۃ عمداً کے باب میں علماء کے مختلف اقوال ہیں۔ صحابہ کرام میں حضرت عمر، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عباس، معاذ بن جبل، جابر بن عبداللہ، ابوالدرداء، ابوہریرہ اور عبدالرحمٰن بن عوف رضوان اللہ علیہم اجمعین اور غیر صحابہ میں سے امام احمد بن حنبل، اسحاق بن راھویہ، امام نخعی، ایوب السختیانی، ابوداوٗد، الطیالسی اور ابوبکر بن الشیبہ رحمہم اللہ کا قول ہے کہ وہ شخص کافر ہو جاتا ہے۔ اور حماد بن زید، مکحول، امام شافعی اور امام مالک رحمہم اللہ کے نزدیک کافر تو نہیں ہوتا مگر قتل کیا جائے۔ (صلاۃ رسول ص 227 تخریج عبدالروٗف)

اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کفر اور قتل کا حکم نہیں کیا جاتا، مگر قید سخت میں رکھنا چاہئے اور خوب سزا دینی چاہیے اور اس قدر مارا جائے کہ بدن سے خون بہنے لگ جائے تاآنکہ توبہ کر لے یا اسی حالت میں مر جائے۔ (تفسیر مظہری و نفع المفتی و در مختار ص 180)

اور اس سے اختلاط و خوردونوش و گفتگو ترک کر دینا چاہیے کہ اس وقت جس کی بجائے اس قدر ممکن ہے اور جس کی غرض بھی یہی ہے کہ تنگ ہو کر توبہ کر لے۔ (حدیث کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے اسباب میں دلیل ہے)

اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : بنی اسرائیل جب معاصی میں واقع ہوئے علماء نے منع کیا وہ باز نہ آئے، ان کے پاس بیٹھنے لگے اور ان کے ساتھ کھانے پینے لگے، پس ان کے دلوں کا ان کے دلوں پر اثر پڑ گیا۔ سو ان پر بزبان داوٗد اور عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) کے لعنت کی گئی یہ اس وجہ سے ہوا کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے تجاوز کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ تکیہ لگائے بیٹھے تھے، اٹھ بیٹھے، اور فرمایا : تمہیں کبھی نجات نہ ہوگی جب تک کہ اہل معاصی کو مجبور نہ کرو

گے۔ (ترمذی 5/252 احمد شاکر، ابوداؤد 4/508 تفسیر ابن کثیر 2/114، عربی)

بے نمازکی نمازجنازہ پڑھنا کیسا ہے :

اور جن علماء نے اس شخص کو کافر کہا ہے۔ ان کے نزدیک نکاح باقی نہ رہے گا اور صحبت حرام ہوگی اور اولاد حرامی ہوگی۔ معاذاللہ منہ۔۔۔ اور اگر اہل علم و فضل زجر کے لئے اس کی نمازِجنازہ نہ پڑھیں تو جائز ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدیون اور قاتل نفس پر نماز نہ پڑھی تھی اور جیسا فقہائے حنفیہ نے قاطع طریق، مکار، باغی اور قاتلِ اَحد الابوین سے ان کی اہانت کے پیش نظر نمازجنازہ پڑھنے سے منع کیا ہے۔ (درمختار)

اور امام مالک سے منقول ہے کہ اہل فضل، فساق پر (بے نماز کی طرح) جنازہ نہ پڑھیں تاکہ ان کو عبرت ہو (نووی شرح مسلم) اور اگر نماز سے نفرت یا اعراض کا اظہار کیا یا حقارت واستہزاء سے پیش آیا تو کافر ہوجائے گا کیونکہ حکم شرعی کی اہانت کفر ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم

کتبہ محمد اشرف علی عفی عنہ (اشرف علی تھانوی)

اسمائے گرامی مؤیدین علمائے کرام :

ہوالعلیم الخبیر۔ صد آفرین مجیب مصیب کے لئے کہ امر حق نوکریز قلم فرمایا

جزاہ اللہ سبحانہ خیر الجزاء حررہ العبدالحامل/محمد عادل عاملہ اللہ تعالیٰ بفضلہ الشامل واصلح حالہ بلطفہ الکامل فی العاجل ووالاجل محمد عادل حاکم محکمہ شرع

صح الجواب۔ حررہ سید محمد احساق الحق عفی عنہ (محمد سید احسان الحق)

ھوالمصیب۔ واقعی نماز کا ترک کرنے والا بحیثیت ترک صلاۃ ایسی ہی زجر و توبیخ کا مستحق ہے جسے مجیب مصیب نے تحریر فرمایا ہے۔ کتبہ عبدالضعیف محمد علی۔ (محمد علی)

ذلک الجواب لاریب فیہ۔ حررہ عبدالراجی غفرلہ اللہ القوی/محمد عبدالغفار اللکھنوی عفی عنہ۔ (عبدالغفار)

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔ احمد حسن عفی عنہ۔ مدرس مدرسہ دارالعلوم کانپور (دل مرتضیٰ حسن جان احمد)

جن کو ہے حب خدا عشق رسول

کیوں نہ کرلیں گے وہ یہ مضمون قبول

کام جو ہوگا دل کے لاگ سے

وہ بچائے گا وہاں کی آگ سے

اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ جو شخص ان لوگوں پر طعن و تشنیع کرے گا جنھوں ([1]) نے نئی نماز شروع کی ہے وہ مَنَّاعٍ لِلْخَيْرِ میں داخل ہوگا جس کی مذمت قرآن مجید میں ہے بلکہ اس استہزاء سے اس کے زوالِ ایمان کا خوف ہے۔ معاذاللہ منہ

بر رسولاں بلاغ باشد وبس۔۔۔ والسلام علی من اتبع الھدی

التماس

در حضور موموناں اہل علم و پاکباز

عرض کرتا ہے یہ عبداللہ بصد عجز و نیاز

بے نمازی کو سنا دیں پڑھ کے یہ پرچہ تمام

اور ترغیب نمازان کو دلائیں صبح و شام

پائیں گے اللہ کی درگاہ سے اجر عظیم

اور مومنوں کو جو بتائیں گے صراط مستقیم

المشتہر: خیر خواہ عبداللہ/ محمد عبداللہ غفر لہ اللہ، امام جامع مسجد

یعنی رفع الیدین کی سنت پر عمل کرنے والے جو شاید لوگوں کے ہاں نئی نماز تصور ہو۔ (خلیق)[1]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ نواب محمد صدیق حسن

صفحہ:214

محدث فتویٰ